© rasailojaraid.com

...الدین - دہلی

...مولانا محمد صادق خلیل

چین میں اسلام کب پہنچا؟

کلیۃ اللغۃ العربیہ ریاض سعودی عرب کے دو پروفیسروں سید محمود شاکر اور محمد اسعد شہاب انڈونیشی کے درمیان اس موضوع پر مباحثہ ہوا کہ چین میں اسلام کب پہنچا؟ ان کے مباحثہ کی ... عنوان تھا جو مجلہ رابطہ عالم اسلامی کے شمارہ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ عربی میں استاذ محمد اسعد ... چھپا تھا۔ چنانچہ اس مضمون پر استاذ سید محمود شاکر نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ... نے اپنے مقالے میں چند غیر تحقیقی باتیں تحریر کی ہیں، خصوصاً چین میں اسلام کے داخل ... کی تاریخ کی صحت پر انھیں شدید اعتراض تھا۔ اس لیے استاذ محمد اسعد شہاب نے ان کے اعتراضا... جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں نے چین میں اسلام کے آنے کی جس تاریخ کا ذکر کیا ہے اس کے بارے ... معلومات تحقیقی ہیں۔ میرے فراہم کردہ معلومات کے مصادر چینی و ملیزی مورخین کے ... حالات سے ماخوذ ہیں۔ چونکہ یہ معلومات ان کی تاریخی دستاویزوں سے منقول ہیں اس لیے ... کے ساتھ یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ تمام معلومات بالکل صحیح ہیں۔ پس اس سے آسانی ... یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ استاذ محمد اسعد شہاب نے تاریخی اقوال اپنے دعویٰ کو صحیح قرار ... دینے کے لیے ذکر نہیں کیے بلکہ اس سے غالباً ان کا مقصد یہ ہوگا کہ علم تاریخ کے ساتھ دلچسپی رکھنے ... حضرات کی توجہ اس موضوع کی طرف مبذول کرائی جائے اور اس مسئلے کو گہرے غور و فکر کے ... زیر بحث لایا جائے کہ اسلام کے مرکز سے اتنی دور مسافت پر واقع ان ملکوں میں اسلام ... کی شعاعیں کب پہنچیں اور بحث و تمحیص کے بعد یہ مسئلہ منقح ہو کر سامنے آجائے اور ان حقائق سے ... پردہ کشائی کی جائے جو اب تک تاریخ کے دبیز پردوں میں مستور ہیں۔ یقیناً ان حقائق کی آگہی ... سے اسلامی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چین میں اسلام کے داخل ہونے کا موضوع خاصا دلچسپ ہے، چنانچہ بلند پایہ محققین و مؤرخین اور بعض چینی اور عرب دانش ور اس میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ دراصل اس موضوع کی اہمیت اس لیے کچھ زیادہ باعثِ کشش ہوئی کہ اس مسئلہ میں ان تاریخی شواہد میں، جن کی بنیاد چینی مصادر ہیں، شدید اختلافات ہیں۔ چنانچہ راقم الحروف نے اس موضوع کو اپنی بحث و تحقیق کا موضوع بنایا اور واقعاتی انداز میں ان بحثوں کو العلاقات بین العرب والصین میں قلم بند کیا۔ یہ کتاب ۱۹۵۰ء میں قاہرہ میں طبع ہوئی تھی۔ واقعات و حالات کا جائزہ لینے کے بعد اصل حقائق قارئین کی ضیافتِ طبع کے لیے پیش کیے جا رہے ہیں تاکہ صحیح حقیقت نکھر کر سامنے آ جائے اور غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔

چین میں اسلام کن راستوں سے آیا۔

یہ حقیقت ناقابلِ تردید ہے کہ چین میں اسلام دو راستوں سے آیا۔ خشکی کے راستہ سے اسلامی لشکر قتیبہ بن مسلم باہلی کی قیادت میں وسطی ایشیا سے گزرتا اور کاشغر کو فتح کرتا ہوا آگے بڑھا تھا۔ ۹۶ھ مطابق ۷۱۵ء میں اموی عرب کا ایک وفد ہبیرہ بن مشمرخ کلابی کی سرکردگی میں خشکی کے راستے چینی مملکت کی جانب روانہ کیا گیا تھا۔ جب یہ وفد چین کے دارالسلطنت سی آن میں پہنچا تو وفد کے قائد نے بادشاہِ چین کے سامنے تین باتیں پیش کیں۔ اوّلاً یہ کہ آپ مسلمان ہو جائیں یا ہمارے ماتحت بن کر جزیہ ادا کریں اور اگر ان دونوں صورتوں کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو پھر جنگ کریں اور یہ ذہن نشین رکھیں کہ ہم اس وقت تک اپنے وطن واپس نہیں جائیں گے جب تک کہ چین کی سرزمین کو اسلامی سلطنت کے زیرِ نگیں نہ لے آئیں گے۔ اس پر چین کے بادشاہ نے اسلامی وفد کو اپنے ملک سے نکالنے کے لیے اپنے مشیروں سے صلاح مشورہ کیا۔ اسلامی وفد کے آنے کا یہ واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ تاریخ طبری میں موجود ہے۔ لیکن مغربی مفکرین، مسلمان مؤرخین اور چینی محققین، چین میں اسلام کی آمد کے بارے میں کسی متعین تاریخ پر متفق نہیں ہو سکے اور نہ ہی اس راز کو بے نقاب کر سکے کہ وہ کون خوش قسمت انسان ہے جو سب سے پہلے چین کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سرزمین چین دولتِ اسلام کے ساتھ دو چار ہو چکا تھا۔

چند متناقض روایات

پہلی روایت: تانج شو قدیم چینی مورخ اور بعض جدید مورخین رقم طراز ہیں کہ بادشاہ یونگ ہوئی کے عہدِ حکومت کے دوسرے سال یعنی ۶۵۱ء میں اسلامی وفد چین پہنچا تھا۔ اس نے بادشاہ کو بتایا کہ اسلامی ریاست کے سربراہ کو امیر المومنین کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ اسلامی سلطنت قائم ہوئے تقریباً ۳۱ سال گزر چکے ہیں اور اس وقت تیسرا خلیفہ حکومت کی زمام سنبھالے ہوئے ہے۔

دوسری روایت: چین کی متداول تاریخ کی کتابوں میں بھی مسلمان عربوں کے وفد کا تذکرہ ملتا ہے کہ یونگ ہوئی کے عہدِ اقتدار میں چینی دارالسلطنت میں ایک وفد پہنچتا ہے تو اعلان کرتا ہے کہ مملکتِ فارس کے مغرب میں اسلامی حکومت معرضِ وجود میں آ چکی ہے۔ بلکہ فارس اور شام پر بھی اسلامی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اس وقت اسلامی فوج کی تعداد ۴۰،۰۰۰ ہے۔ بڑی سے بڑی طاقت بھی ان سے خوف زدہ ہے۔ تیس سال کے عرصے میں ممالک کے حدود کا نقشہ اسلام کے عالمگیر وصف کا منظر پیش کر رہا ہے اور اس وقت تیسرا خلیفہ برسرِ اقتدار ہے۔

تیسری روایت: منج شو میں فوکین کے تذکرہ میں تحریر ہے کہ جنوبی تشوان تشو کے مشرق میں ایک پہاڑی کے دامن میں مدینہ منورہ کے دو مسلمان بزرگ مدفون ہیں، چنانچہ اس شہر کے مسلمان اس خبر کو متواتر سمجھتے ہیں کہ کائیج وانج بادشاہ کے عہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی۔ آپؐ مکہ اور مدینہ میں تیئیس سال تک احکامِ خداوندی کی تبلیغ میں سرگرم رہے، آپؐ صاحبِ کتاب پیغمبر تھے۔ نیکی کے کاموں کی تلقین کرتے اور برے کاموں سے روکتے تھے۔ ارشاداتِ خداوندی پر لبیک کہتے ہوئے لوگوں کو راہِ حق کی دعوت دیتے رہے، آپ نے اپنے جاں فروش شاگردوں میں سے چار صحابۂ کرام کو دور (۶۱۸-۲۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے دورِ حکومت میں چین کی طرف بھیجا۔ ان میں سے ایک نے کانتون کو اپنا وطن بنایا، دوسرے نے یانچ تشو کو مسکن ٹھہرایا۔ دونوں اپنے اپنے علاقوں میں اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں رہے اور دعوت و تبلیغ اسلام کے لیے انھوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ تیسرے اور چوتھے صحابی تشوان تشو علاقہ کی طرف گئے اور وہیں اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہے، دونوں فوت ہوئے اور پہاڑ کے دامن میں مدفون ہوئے۔

چوتھی روایت: استاذ ہیرت ہوہوفانچی کی کتاب کا مترجم ہے، یہ کتاب جو یو کوان کی مرتب کردہ ہے۔ یہ شخص بارھویں صدی عیسوی میں گزرا ہے۔ وہ کتاب کے مقدمہ میں مذہب کی تاریخی حیثیت کے بیان میں رقمطراز ہے کہ چین میں بحری راستہ کی طرف سے اسلام کی آمد ۱ھ یا ۶۲۲ء میں ہوئی، اس اثنا میں چار صحابی دعوتِ اسلام پیش کرنے کے لیے چین کی سرزمین میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کانتون، دوسرے نے یانچ تشو، تیسرے اور چوتھے نے تشو تشوان میں اسلام کی تبلیغ کا علم بلند کیا۔

پانچویں روایت: پندرھویں صدی کے یانگ دی کا کہنا ہے کہ ۶۲۸ء میں اسلام چین میں پہنچا۔ ہوا یوں کہ اس وقت کے بادشاہ تسینج کوان نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص سر پر پگڑی باندھے ہوئے ہے اور وہ اس کو وحشی خونخوار جانور کے حملے سے بچانے کے لیے نبرد آزما ہے جب کہ وحشی جانور نہایت بے باکی کے ساتھ بادشاہ پر حملہ آور ہے اور بادشاہ اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہیں کر پاتا۔ بادشاہ صبح سویرے نیند سے بیدار ہوتا ہے۔ اپنے وزیروں اور اعیانِ سلطنت سے اس خواب کی تعبیر پوچھتا ہے۔ ایک وزیر نے کہا سر پر پگڑی باندھنے والا شیخ عرب کا شیخ ہے، کیا آپ نہیں جانتے کہ آج کل عرب کی سلطنت بہت مضبوط ہے اور اس کی حدیں وسیع تر ہوتی جا رہی ہیں اور حملہ آور وحشی جانور اس ملک کے عوام ہیں جو حکومت کے خلاف بغاوت پر اتر آئے اور بازاروں میں نکل آئے ہیں اور ملک میں انقلاب لانا چاہتے ہیں پھر ان کی بغاوت مسلمان فرمانرواؤں کے ہاتھوں فرو ہونے کی اور حکومت کے خلاف محاذ آرائی کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امداد کیا جا سکے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے عرب حکومت کی طرف ایک سفیر بھیجا کہ وہ اسلامی حکومت کے سربراہ سے اسلامی لشکر کے روانہ کرنے کی درخواست کرے تاکہ عوام کی باغیانہ مہموں کو کچلا جا سکے۔ چنانچہ اس درخواست پر ارضِ چین کی طرف جن کمانڈروں کے زیر قیادت لشکر روانہ کیا گیا ان میں سے ایک کا نام قیس، دوسرا ادریس اور تیسرے کا نام وقاص تھا۔ قیس اور ادریس شدید گرمی اور ناموافق آب و ہوا سے بیمار پڑ گئے اور راستے میں ہی وفات پا گئے۔ البتہ وقاص بخارہ اور ہامی کے راستے چین کی سرزمین میں داخل ہوا۔ بادشاہ نے ان کے اعزاز و اکرام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا، وقاص نے بادشاہ کو خبردار کیا کہ اسلام اپنے کا اصل ہدایت کا سرچشمہ قرآن پاک کو سمجھا جائے۔ اس کے بعد تین بار اس عرب نے چین کی طرف سفر کیا۔ پہلی دفعہ دینی کتابیں لے کر چین پہنچا، دوسری مرتبہ دعوت و ارشاد کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایات حاصل کرنے کی غرض سے سفر اختیار کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا جو احکام نازل ہو چکے ہیں، ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ، اور جو احکام مدینہ میں اللہ کی طرف سے آتے رہیں گے، ان کو بھی آپ کی طرف بھیج دیا جائے گا اور تیسری مرتبہ جب آپ بیمار تھے آپ کی بیمار پرسی کے لیے آیا اور واپسی میں قرآن پاک کا مکمل نسخہ اپنے ساتھ لایا۔ تمام عمر وہیں رہا۔ بالآخر کانٹن میں فوت ہوا۔ اب تک اس کی قبر وہاں موجود ہے۔

چھٹی روایت : کتاب علاقۃ الصین القدیم بالعرب، جس کو ۱۹۲۷ء میں اٹنسیدیٹ دیوس روسی نے ایڈٹ کیا اور پروفیسر مورجان انگریز مفکر نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کر کے مجلہ دی نوتیکس مارچ ۱۸۹۲ء میں شائع کیا) میں بیان کیا کہ تسنج کوان ۶۳۲ء کے عہد سلطنت کے چھٹے سال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہ کا بیٹا جب تین ہزار فوج لے کر چین کی طرف روانہ ہوا تو اس کے پاس قرآنِ مجید کا ایک نسخہ بھی تھا، یہ شخص بہترین اوصاف اور اچھے اخلاق کا مالک تھا، چنانچہ بادشاہ نے عزت و اکرام کے ساتھ دارالسلطنت میں اس کے قیام کا انتظام کیا اور عظیم الشان جامع مسجد کی تعمیر کا حکم دیا، جب ان کی دعوت وارشاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میدان وسیع ہوگیا اور لوگ دیوانہ وار اسلام کی دعوت کو قبول کرنے لگے تو مزید دو مسجدیں ایک کیانج پنج میں، جس کو آج کل فاتکین کے نام سے پکارا جاتا ہے، اور دوسری کانتون میں تعمیر کروائی۔ چنانچہ ابن حمزہ نے اسلامی احکام، اسلامی نظام اور ارکانِ دین کے بارے میں اپنے رفقا کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ طے پایا کہ مذہبی امور میں تین عہدے قائم کر کے امام، مؤذن، خطیب کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ اپنے اپنے حلقوں میں اسلام کے مبادی کی تشریح اور دعوت الی الخیر کے کاموں میں گہری دلچسپی لیں اور لوگوں کو منشیات سے متصف ہونے اور بری عادتوں سے باز رہنے کی تلقین کرتے رہیں اور جو لوگ اسلام کی مخالفت کریں انھیں عذابِ خداوندی سے ڈرائیں۔

ساتویں روایت: تمام چینی مسلمان بالاتفاق قائل ہیں کہ وانی شن نزی نامی مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار کے طور پر تعمیر کی گئی۔ اس کا سنگِ بنیاد سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ رکھا گیا اور انھوں نے اس شہر کو اپنا مسکن بنایا، یہیں رہے اور یہیں فوت ہوئے۔ چنانچہ ان کی قبر شہر کے باہر موجود ہے جس کے پتھر پر تحریر ہے کہ اس قبر میں مکہ مکرمہ سے آئے ہوئے پیغمبر عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں سعد بن ابی وقاص مدفون ہیں۔

۶۲۲ء میں جب کہ سنگ تیان بادشاہ کا اقتدار تھا، اس نے جانچ آن شہر میں سعد بن ابی وقاص کے علم و فضل سے متاثر ہو کر مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ سعد بن ابی وقاص کی تبلیغ کا نتیجہ یہ رہا کہ لوگوں کی معتدبہ تعداد مشرف باسلام ہوئی۔ رفتہ رفتہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد نانکین اور کانتون کے شہروں میں بھی مسجدیں تعمیر ہو گئیں، مسلمان اجتماعی طور پر ان میں عبادت کرتے اور کتاب و سنت کی اشاعت میں مصروف رہتے تھے، اس اثنا میں سعد بن ابی وقاص واپس عرب جانے کے لیے کانتون سے کشتی پر سوار ہوئے لیکن جونہی کشتی ہندوستان کے ساحل پر پہنچی تو ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھے چین میں دعوت و ارشاد کے لیے بھیجا گیا تھا، واپسی کے لیے ابھی تک کوئی حکم نامہ موصول نہیں ہوا، بس اس خیال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہا تھا کہ دوبارہ چین کی طرف کشتی کا رُخ موڑ دیا، لیکن ابھی کشتی کانتون کے ساحل تک پہنچنے نہ پائی تھی کہ سعد بن ابی وقاص داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور کانتون تک ان کی میت صحیح سالم رہی اور اس کے نواح میں انھیں سپرد خاک کیا گیا۔

[illegible] روایت: چینی مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ چین کے قدیم دارالخلافہ جانچ آن کی جامع مسجد پر جو کتبہ نصب کیا گیا ہے وہ چین میں اسلام کے داخل ہونے کی تاریخ کا پتہ دیتا ہے۔ اس سے زیادہ پرانی شہادت کوئی پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس کتبہ پر جو عبارت تحریر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر میں پرانی جامع مسجد کی تعمیر کا ۷۴۱ء میں تیان بادشاہ کے عہدِ سلطنت کے سال اوّل کے تیسرے ماہ میں آغاز ہوا اور تیسرے سال کے آٹھویں ماہ کی اکیس تاریخ کو اس کی تکمیل ہوئی۔ اس کی تعمیر کے بعد مزید دو مسجدیں نانکیں اور کانتون میں تعمیر کی گئیں۔

کانتون میں کون صاحب مدفون ہیں؟

جامع مسجد کی تعمیر کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد سعد بن ابی وقاص کی تعمیر کردہ نہیں جو عہدِ رسالت میں چین پہونچے اور نہ ہی اس کو ۶۴۰ء سے قبل اسلامی آثار میں سے قرار دیا جاسکتا ہے، پس جب ہم تاریخی شواہد کی روشنی میں اس بات کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرسکتے کہ جانچ آن کی تینوں جامع مسجدیں ایک ہی شخص کی تعمیر کردہ ہیں تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ کانتون کی جامع مسجد جانچ آن کی جامع مسجد کے بعد تعمیر ہوئی، اس سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ دشوار نہیں کہ کانتون میں مدفون شخص سعد بن ابی وقاص نہیں ہے، جس کو تاریخ اسلام میں مشہور صحابی اور جرنیل کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے اس لیے کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ اور جنت البقیع الغرقد میں دفن ہیں معلوم ہوا کہ کانتون میں مدفون شخص غالباً وہ ہوگا جو آٹھویں صدی عیسوی کے آخر میں کانتون کا سفر اختیار کرتا ہے، وہیں فوت ہوتا ہے اور وہیں مدفون ہوتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چین میں ورودِ اسلام کے تاریخی شواہد میں اختلاف

چین میں اسلام کی آمد کی تاریخ کے تعین کے بارے میں چینی مصادر کی شہادتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، نیز وہ کون خوش نصیب شخص ہے جس نے اسلام کے پرچم کو چین میں پہلے پہل لہرایا۔ اس سلسلے میں اولاً میں نے عربی مصادر کو اپنے غور و فکر کا محور بنایا کہ شاید تاریخی لحاظ سے کوئی ایسا اشارہ مل جائے جس سے ان چینی مصادر کے اقوال کو تقویت حاصل ہو جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص یا ابن حمزہ ۶۱۸ء - ۶۲۶ء کے درمیان چین پہنچے لیکن عربی مصادر سے مجھے یہ معلومات نہ مل سکے، چنانچہ تاریخ ابن ہشام واقدی اور قرن اول کی دیگر مستند کتبِ تاریخ اس تذکرے سے خاموش ہیں کہ عہدِ رسالت یا خلفائے راشدین کے دور میں کوئی صحابی چین میں وارد ہوا۔ البتہ سلیمان سیرافی کے سلسلہ تاریخ میں (جو ۸۵۱ء کی تالیف کردہ ہے)۔ کتاب میں چین میں اہلِ اسلام کے کوائف کے بارے میں مرقوم ہے کہ خانفو جس کا نام موجودہ دور میں کانتون ہے میں مسلمان کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ چین کے بادشاہ کی طرف سے مسلمانوں پر ان ہی میں سے ایک قاضی مقرر ہوتا ہے جو مسلمانوں کی امامت اور خطبہ کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ نیز خطبہ میں اسلامی خلیفہ کی سربلندی کے لیے دعا مانگتا ہے۔ لیکن کسی مسجد کی تعمیر کا تذکرہ نہیں ہے۔ ہاں اس میں چینیوں کے ایک مشروب کا تذکرہ ملتا ہے جس کو وہ ایک مشہور درخت کے پتوں سے تیار کرتے تھے، ان دنوں اس کا نام ساخ تھا اور موجودہ دور میں اس کا نام چائے ہے۔ عرب اسلامی مؤرخین اصطخری، مسعودی، یعقوبی، یاقوت حموی، دیگر محققین چین کی تاریخ کے تذکرہ میں مساجد کے ذکر سے خاموش ہیں، ان کے بعد مشہور سیاح ابن بطوطہ چین کے سفرنامہ میں ان مسلمانوں اور علما کے احوال کا ذکر تو کرتا ہے جن سے اس کی ملاقات ہوئی، لیکن چین میں اسلام کب پہنچا اور کس دور میں مسجدیں تعمیر ہوئیں اس بارے میں خاموش ہے۔ موجودہ دور کے معاصر مؤرخین شیخ بیرم ٹیونسی، امیر شکیب ارسلان، ترزی ابو العزایم، استاذ فرید وجدی نے اپنی کتابوں میں چین میں اسلام کی آمد کے موضوع کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چھیڑا ہے لیکن ان کی تاریخی روایات کا ماخذ معاصر مستشرقین کی تالیف کردہ کتابیں ہیں، جنہوں نے ان معلومات کو چین کے متاخر مؤرخین سے لیا۔ چنانچہ یہ اہلِ علم چینی مصادر کے اختلاف کی وجہ سے تناقض کا شکار ہو گئے۔

شیخ بیر ٹیو نسی (ولادت ۱۸۴۰ء، متوفی ۱۸۸۹ء)، پہلا عرب مؤرخ ہے جس نے ذکر کیا کہ (مسلمان) چینی زبان میں (ھوی ھوی) اور (مسجد) کو خوی خوی تانیج اور (پاکیزہ دین اسلام) کو سین تسنج حیو) کے ناموں سے پکارا جاتا ہے، ان کے علاوہ بھی چین کے مسلم معاشرہ میں دیگر اسلامی اصطلاحات کا پتا چلتا ہے۔ امیر شکیب ارسلان نے حاضر العالم الاسلامی میں چینی مسلمانوں کے احوال ذکر کرتے ہوئے بعض مفید معلومات بیان کر کے تاریخ میں قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔ نیز گزشتہ صدی میں چینی مسلمانوں نے جن سنہری کارناموں کو سرانجام دیا ان کی نقاب کشائی کی ہے، ان تمام معلومات کا ماخذ (بعثات دوالون الفرنسیة) کی تقریریں اور مسٹر دابری تریسان کی کتاب المحمدیہ فی الصین ہے، لیکن چین میں اسلام کب آیا۔ اس بارے میں پختہ شہادت موجود نہیں۔ اتربی ابوالعز پاشا اپنی کتاب میں نبذۃ عن الصین کے تحت رقم طراز ہیں کہ ایک صحابی جس کا نام وہب بن رعشہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد راستے کی مشکلات کو عبور کرتا ہوا چین پہنچا، وہاں سکونت اختیار کی، چینیوں کے عادات و اخلاق کا گہرا مطالعہ کیا، ان کی زبان سیکھی، اسلام کی تبلیغ کے لیے میدان ہموار کیا، تھوڑے ہی عرصے میں وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔

میری جد و جہد

بہرحال جب اس موضوع پر واقعات و حقائق معلوم کرنے کے لیے میں نے تاریخی کتابوں کا بغور مطالعہ کیا اور استاذ اتربی ابوالعز پاشا کی کتاب پر تحقیق کی تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مستند قدیم عربی کتابوں میں اشارۃً بھی موجود نہیں کہ آنحضرتؐ کے عہد میں کوئی صحابی چین پہنچا۔ چنانچہ دوبارہ استاذ اتربی سے اس کے ماخذ کی جستجو میں قاہرہ ۱۹۳۲ء میں ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے دولت کدہ پر حاضر ہوا اور میں نے روایت کا حوالہ طلب کیا تو انھوں نے حوالہ بتانے سے معذوری کا اظہار کیا۔ البتہ یہ کہا کہ فراغت کے اوقات میں حوالہ ڈھونڈنے کی کوشش کی جائے گی۔ کوئی دو ہفتے گزرنے کے بعد (۹ ستمبر ۱۹۷۲ء کو) اس امید سے ان کے نام مکتوب ارسال کیا کہ شاید میرا مقصد حل ہو جائے۔ چند روز بعد ان کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ آج سے کم و بیش ۳۰ سال پیشتر مختلف کتابوں کی ورق گردانی کرتے ہوئے اس حوالے پر نظر پڑی تھی۔ اب بسیار کوشش کے باوجود مجھے حوالہ نہیں مل سکا ہے تاہم اس حقیقت سے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی صحت میں کچھ شک نہیں کہ وہب بن منبہ عہدِ رسالت میں چین گئے تھے۔ لیکن ایک محقق کی حیثیت سے میرے لیے ممکن نہیں کہ میں چینی ماخذ کو تسلیم کروں، دو واقعات سے ان کی تائید نہیں ہوتی ہے اور بحث و تمحیص کے میدان میں منطقی قواعد کے لحاظ سے بھی ان کو درست قرار نہیں دیا جا سکتا، البتہ ان حوالوں کو صحیح سمجھا جا سکتا ہے جو چینیوں کی تمام تاریخ کی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔

تاریخ تصوف (قبل از اسلام)

از: بشیر احمد ڈار

تصوف علم و عمل کا ایسا شاندار مجموعہ ہے جو انسان کے چند فطری تقاضوں کی تسکین کا باعث ہے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اسلام سے پہلے تصوف کے سلسلے میں جو افکار پیش کیے گئے ہیں ان کا تنقیدی اور تاریخی جائزہ لیا جائے۔ آرفیس، فیثاغورث، عرفانی حکما، افلاطون، عہد عتیق کے نوشتے، فیلو، مزدی اسرار، ہرمیس، عہدِ جدید کے نوشتے، پولوس، آگسٹائن، لاؤزی وغیرہ کے افکار و نظریات پر مکمل بحث۔

صفحات: ۲۲۲ قیمت ۵ روپے

ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور

© rasailojaraid.com